

THE ATONEMENT OF CHRIST.

کفارۃ مسیح

مؤلفہ

پادری جے۔ جی۔ ڈان

پبلسشن دہلی

پنجاب ریلیجیئس بک سوسائٹی

انارکلی لاہور

۱۹۰۲ء

قیمت ۶ پائی

P. B. S., LAHORE.

۲۰۰۰

بار دوم

فہرست کتب

قیمت

تیم

مسیح کا نونہ .. - - - - - ۱۸ جلد ۱۸
 اور ادا لہرت المسیح .. - - - - - ۱۸
 مسیحی رہیں گے اصول .. - - - - - ۲۴
 مسیح کا احوال .. - - - - - ۲۴
 راہ نجات .. - - - - - ۲۴
 حقیقت گناہ .. - - - - - ۲۴
 سیرت المسیح والحمد .. - - - - - ۲۴
 تحقیق ایمان .. - - - - - ۲۴
 قواعد المسیح حقیقت اول .. - - - - - ۲۴
 حقہ دوم .. - - - - - ۲۴
 حقہ ہفتم .. - - - - - ۲۴
 خطوط نام جو ان ہند .. - - - - - ۲۴
 سفارت الاسلام و مسیحیت .. - - - - - ۲۴
 ایک ہندو کا مسیحی ہونا .. - - - - - ۲۴
 باپ مسیحی کا ذکر .. - - - - - ۲۴
 مسیح ابن اللہ .. - - - - - ۲۴
 اشارہ الحق .. - - - - - ۲۴

مسیح سپر صیوی .. - - - - - ۲۴
 یگانہ باری مسیح .. - - - - - ۲۴
 حقیقی عرفان .. - - - - - ۲۴
 مسیح کی تعلیم .. - - - - - ۲۴
 کیا مسیحی مذہب خدا کی طرف سے ہے؟
 کیا مسیحی مذہبوں میں سے ہی اٹھا؟
 عیسے کی سیرت .. - - - - - ۲۴
 مسیح کون تھا .. - - - - - ۲۴
 کیا یہ سچ ہے .. - - - - - ۲۴
 نبی موعود .. - - - - - ۲۴
 مکن آنا (میں کون ہوں) .. - - - - - ۲۴
 پیشین گوئی مسیح کے حق میں .. - - - - - ۲۴
 شیل پڑھائیوں موعود کی ہے .. - - - - - ۲۴
 تم مسیح کو کیا سمجھتے ہو .. - - - - - ۲۴
 قیامت مسیح .. - - - - - ۲۴
 تنبیہ الخیالات موعود احمد علی .. - - - - - ۲۴
 شہادت مسیح اپنے حق میں .. - - - - - ۲۴

قیمت ۱۸ جلد ۱۸

دیباچہ

اسے بھائیو سناپ لگوں کو مانع ہو کہ کفارہ مسیح در حقیقت مسیحوں کے
ایمان کا اصول ہے اور اس کے مطلب اور مضوں سے واقف ہونا واجب
اور لازم ہے۔ اس طے نہیں ہے کہ کوشش کی کہ اس کو مختصر کر کے لکھوں
تاکہ پڑھنے والے اس کو آسان جان کر جلد اس کے مضوں سے واقف ہو جائیں
اور میرے ہندوستانی بھائیوں کے جو دہلی ہندوستانی کا افراس میں مسند
میں پیدا ہوا ضلعوں سے روغن افروز ہوئے تھے مقبول نظر ہوا۔ اور اب
اس بات کے متقاضی ہوئے کہ طبع ہو کر فائدہ عام کے لئے مشہر کیا جائے۔
موتوں نے حسب منشاء اُن عزیزوں کے طبع کر اگر مشتہر کیا۔ خداوند اجنا
فضل کرے۔ کہ اس کے پڑھنے والے پذیرِ یحیٰ اس کفارہ مقدسہ کے حیات
ابدی کے وارث ہو جائیں +

پیت

الہام سے خبر لی کیا دھوم دھام کی	کفارہ مسیح سے شفاعت ہر عالم کی
شال نہیں لڑتے اے قاتل کبریا	جب سے سنی خبر ہے تیرے پانچ نام کی

کفارۃ مسیح

۱۔ پڑھنے والو۔ آپ لوگوں کو معلوم ہو کہ ہم لوگ کلام الہی کو اپنا
بادی سمجھتے ہیں اور اُسی کی سندوں کو دل و جان سے مانتے ہیں۔
اس لئے ہم نے عقلی دلیلوں سے دست بردار ہو کر نقلی کی طرف
رجوع کیا۔ تاکہ پڑھنے والے ان سوالوں کے جواب سے جو اس درس
میں لکھے جاتے ہیں فائدہ حاصل کریں +

۱۔ کفارہ سے کیا مراد ہے +

۲۔ خدا کے قانون اور انسان کی حکم عدلی سے کفارۃ مسیح کیا
علاقہ رکھتا ہے +

۳۔ کفارہ کے بارے میں مسیح انسان کے ساتھ کیا علاقہ رکھتا ہے +

۴۔ دربارہ اس کفارہ کے مسیح خود مختار تھا۔ یا مجبور +

۵۔ مسیح کا کفارہ کن کن بدحواس سے پیش قیمت اور بے نظیر ہے +

۶۔ مسیح کا کفارہ خدا باپ سے کیا مناسبت رکھتا ہے +

۱۔ صاحبو۔ درحقیقت یہ سوال لائق غور کے ہیں۔ مگر ہم اپنے
 نجات دہندہ سے نعمانائیک کر جواب کے متبعی ہیں۔ اور یقین کامل
 ہے کہ وہ اپنے بندوں کی مدد کے لئے آمادہ ہے۔

۱۔ کفارہ سے کیا مراد ہے ؟

جواب کی طرف رجوع کر کے لفظ ہم اس بات پر لحاظ کریں کہ وہ کام
 جو ہمارے نجات دہندہ نے ہمارے گناہوں کے رفع و دفع کرنے کے
 لئے کیا پیشل کے مستغفروں نے لفظ کفارہ سے اس کو تعبیر کیا ہے۔
 اس لئے ہم کو لازم اور مناسب ہے کہ پہلے اس کے معنوں کی تحقیق
 کریں کیونکہ بعد تحقیقات معنوں کے جلد مطلب سمجھ میں آتا ہے نہیں
 تو پڑھنے والے مطلب سے بے خبر رہ جاتے ہیں۔

لفظ کفارہ کے معنی۔ کفارہ عربی زبان کے کفر مصدر سے نکلا اور
 اس کے معنی ٹھکانہ یا پناہ کے ہیں۔ اور جو لوگ فعل کفر میں مبتلا ہوتے
 ہیں وہ لفظ کفر سے نسبت کئے جاتے ہیں گویا انہوں نے اس علم الہی
 کو جو انسان کی طبیعت پر نقش ہے اپنے ناقص فعل سے دُعا یا
 لہذا لفظ کفر کے اصطلاحی معنی ہیں کفر کرنا یا کافر ہونا اور کفر بروزن فعل
 اس کے معنی ہیں گناہ کو دُعا پناہ۔ اور پیشل کے اردو ترجمہ کرنے والوں

نے ایک عبرانی لفظ کو بعینہ اس عربی لفظ یعنی کفارہ سے ترجمہ کیا۔ کیونکہ
 عند عتیق جو عبرانی زبان میں ہے۔ اُس میں لفظ ۵۰ کا فہرہ رقم ہے اور
 اُس کے معنی ڈھانپنے کے ہیں جیسا کہ کتاب پیدائش ۶ باب ۱۸ آیت میں
 مذکور ہے کہ کشتی کے باہر اور بھیت رال لگا دینے اُس کو رال سے ڈھانچو۔
 اور یہی عبری لفظ تشدید کی حالت میں یعنی حرف تے عبری میں نقطہ لگانے
 سے ۵۵ پتھر ڈھانچا جاتا ہے اُس کے معنی بھی ہیں کہ وہ ڈھانچنا۔
 چنانچہ ۹، زبور ۹ آیت میں یوں لکھا ہے۔ اپنے ہی نام کے لئے ہمارے
 گناہوں کو ڈھانچ لے۔ اکثر مقام کتاب مقدس میں اِس لفظ کا صحیح
 یہ لفظ کفارہ ہی گیا ہے دیکھو کتاب اعداد ۱۶ باب ۶ آیت۔ اور امداد
 اپنے اُس پتھر کو جو خطا کی تلافی کے لئے اُس کی طرف سے ہے تو ایک
 لائے اور اپنے لئے اور اپنے گھر کے لئے کفارہ دے۔ اور آیت۔
 تاکہ اُس سے کفارہ دیا جائے۔

کفارہ دینے کا اصل مطلب یہ ہے ناپاک کو پاک کرنا چنانچہ کتاب
 عنتی ۳۵ باب ۲۳ آیت میں مذکور ہے اور زمین اُس خون سے
 جو وہاں گرایا جائے پاک نہیں ہو سکتی مگر اُس کے گرانے
 والے کے لئے سے یہی قاتل کا خون مقتول کے لئے کو
 ڈھانچے۔

علیٰ بن ابی القیس عہد کے مسندوق کا سرپوش کشادہ کا سرپوش کھلتا تھا اور عربی زبان میں اس کا نام کچھر ہے جو وہاں سے آکر اس خطائی گزشتہ بموجب قاعدہ عربی کے کی جائے تو تلفظ کفورہ نکلیگا ۔

ماسوا اس کے ہمد خلیق کے قدیم یونانی ترجمہ میں۔ جو سپٹوا جنٹ نام سے مشہور ہوا۔ اُس کے ترجموں نے اُسی یونانی لفظ کا استعمال کیا جبکہ معنی کفارہ دیکر ملا لیتا ہے۔ اور بڑا ذخیرہ انجیل۔ ترجمہ بنام سپٹوا جنٹ یہودیوں میں جاری تھا۔ لہذا لفظ مذکورہ انجیل میں درج کیا گیا۔ دیکھو

نہروں ۳ باب ۲۵ آیت ایسے خدا نے اس کے خون کے وسیلے سے ایک ایسا
کفارہ لکھ دیا پھر عربیوں کا خدم ۲ باب ۱ آیت کنہوں کا کفارہ دینے کی روشنی
پھر فوجتہ کے پہلے خط کے ۲ باب ۲ آیت میں یوں مرقوم ہے کہ وہی ہے جسے
کنہوں کا کفارہ ہے۔ علیٰ ہذا القیاس خط مذکور کے ۲ باب کی آیت میں بھی ایں ہی
لفظ قدیہ کے معنی حفظ قدیہ بھی محلی لفظ کفارہ سے مناسبت رکھتا ہے
اس سبب سے اس کا بیان کرنا بھی ضرور ہے۔ مخرج اس کا عربی لفظ
قدیہ ہے اور اس کے معنی ہیں چھڑانا۔ چنانچہ قرآن میں یہ لفظ قیدیوں
کی رائی کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ یہ عربی لفظ اذعرا فی لفظ یا واہ
۱۶۶۱ سے معنی اور مطالب میں اتحاد اور اتفاق رکھتا ہے گویا مخرج
اس کا عبری سہا اور اس کے معنی ہیں چھڑانا۔ دیکھو کتاب مخرج ۳ باب

کی ۱۲۔ آئینہ تو سب کو جو رحم کے گھونٹے والے ہیں خداوند کے لئے جدا
 کیجیو۔ سامنے نہ رہو۔ موائشی میں خداوند کے مونگے اور نگاہ کے پہلے بچو
 کے بدلے پڑے کو قریہ دیجیو۔ اگر تو اس کا فدیہ دے تو اس کی اہل
 توڑ ڈالو اور اپنے فرزندوں میں امی کے سارے پہلو ٹھوٹکا فدیہ دیجیو۔ اور پس
 ہو گا کہ جب تیرا بیٹا آئندہ بچے سے پوچھے اور کہے کہ یہ کیا ہے تو تو اسے
 کہیو کہ خداوند ہم کو زبردستی مصر اور غلاموں کے گھر سے باہر لایا۔ اور جب
 فرعون نے نہ چاہا کہ ہمیں جانے دے تو میں ہوا کہ خداوند نے مصر میں
 سب پہلو ٹھکے انسان کے پہلو ٹھکے سے یکے جیوان کے پہلو ٹھکوں تک
 مار ڈالے۔ اس واسطے میں ان سب فلوں کو جو رحم کے گھونٹے والے ہیں۔
 خداوند کے لئے ذبح کرتا ہوں۔ لیکن اپنے فرزندوں کے سب پہلو ٹھکوں
 کا فدیہ دیتا ہوں ۛ

پھر دیکھو گنتی ۱۱ باب۔ خداوند نے مصر کے سب پہلو ٹھکوں کو مارا
 تاکہ بنی اسرائیل کے سب انسان۔ حیوان کو الٹی دے۔ اس لئے
 اس کا دھوئے بنی اسرائیل کے سب پہلو ٹھکوں پر ہڈیاں ان کے فدیہ کے
 عوض میں اس نے لادیلوں کا سارا خاندان لیا سارے ہر روز الفاظ یعنی
 فدیہ اور کفارہ ۲۵ زبور کی ۱۲ آیت میں مذکور ہیں۔ ان میں سے کسی کا
 مقدور نہیں کہ اپنے بھائی کو چھڑا سکے۔ یہاں پر لفظ چھڑا اسے عبرانی

زبان میں بیٹے قدیہ مذکورہ ہے۔ یا اس کا کفارہ خدا کر دے کہ ان کی زبان
کا قدیہ بھاری جتنی کلام اب تک موقوف رکھنا ہو گا +

پھر باب مذکورہ کی ۱۴ آیت میں لکھا ہے کہ خداوند میری جان پال
کے قابو سے چھڑے گا یہاں پر بھی لفظ چھڑا ہیگا عبرانی زبان میں قدیہ
دیکھا لکھا ہے یعنی وہ مجھے لے رکھیگا +

پسواجنٹ کے ان مقالات میں وہی لفظ رواج پذیر ہے کہ جسکے
معنی ہیں عام دیکر تید سے مرادنی کرانا۔ اور اسی وجہ سے اس نے عہد
جدید میں رواج پایا چنانچہ خداوند مسیح نے خود یہ ارشاد فرمایا۔ کیونکہ

ایمن آدم بھی اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کیسے ہو پانی
جلان بہتوں کے بدلے مذبیہ میں دے۔ اور یہی لفظ انجیل مرقس کے
۱۰ باب ۱۴ آیت میں مرقوم ہے کہ جس کا ترجمہ اس مقام پر اندوہ کے
مترجموں نے قدیہ کے بدلے لفظ کفارہ سے کیا گویا انہوں نے علت کو
باعدض معلول کے تحریر کیا اس لئے کہ کفارہ قدیہ کا دام تھا +

فی الحال یہ سوال لازم آتا ہے کہ کیا خداوند مسیح نے اپنے کفارہ
کے بارے میں انہیں الفاظ کو انہیں سوال سے جواب ذکر مجھے استعمال
کیا یا کسی اور مطلب سے ؟

مسح کی شہادت اپنے کفارہ کے بار میں

انجیل متی ۱۶ باب ۱۵ و ۱۶ آیات میں مرقوم ہے۔ کہ جب مسیح نے ان سے کہا مگر تم مجھے کیا کہتے ہو۔ تمہوں پطرس نے جواب میں کہا تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے۔ فی الحال یہ مقام قابل غور ہے کہ جب مسیح نے پہچان کر یہ لوگ مجھے خدا کا زندہ جانتے اور مانتے ہیں تب وہ اُن سے اپنی موت کا ذکر کرنے لگا تو یکسر ۲۱ آیت۔ اُس وقت سے یسوع اپنے شاگردوں پر یہ بات ظاہر کرنے لگا کہ مجھے ضرور ہے کہ یروشلیم کو جانوں اور بزرگوں اور مردار کا بنوں اور فقیروں کی طرف سے ہت لکھا کھاؤں اور قتل کیا جاؤں اور تیسرے دن جی اٹھوں ۴

اور جبکہ یہ وہ شلم کو جلتا تھا۔ تب راہ میں اُس نے پھر اپنی موت کا ذکر کیا اور بتلایا کہ صلیب پر مارا جاؤں گا۔ تو اُنسی وقت یہ تقوب اور یوحنا کی بلوں نے عرض کی کہ میرے دونوں بیٹے میری بادشاہت میں ایک تیرے رہنے اور دوسرا بائیں طرف بیٹھے۔ تب اُس نے بالعموم انکی نفسانی اور جسمانی اُمید کے اُن کو دھاتی توقع کی تعلیم دی کہ جو ہم میں اول ہونا چاہے وہ تمہارا غلام رہے چنانچہ ابن آدم اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان بقیروں کے بدلے غریبوں میں بکھیر دینا انجیل متی

۲۰ باب ۲۷ و ۲۸ آیت۔ بعد اس کے مسیح نے جیہد طبع کے وقت جو مسیح
کی رہائی کی یاد گاری کے لئے مسیحین تھی عشاء کو مسیح کی یاد دیکھ کر نبیل تھی
۲۶ باب ۲۷ - آیت۔ اُس نے خود اپنی زبان سہارک سے فرمایا یہ میرے
خون ہے یعنی عہد کا وہ خون جو بہتیروں کے لئے گناہوں کی معافی
کے واسطے دیا گیا ہے۔

فرمان کرنا کہ کوئی شخص جو عہد اُقت کا تامل سے عبادت و عبادت
کرے کہ نئے عہد سے کیا مراد ہے تو اس کو لازم اور مناسب ہے کہ
یہ مباحث کی کتاب کے ۳۲ باب کی ۱۱ آیت سے ۲۷ باب
۱۱ حفظ کرے چنانچہ خداوند فرماتا ہے کہ میں اُن کی بدکاری کو بخش دینگا
اور اُن سے گناہ کو یاد کرونگا پھر اپنی شریعت کو اُن کے اندر کھڑے
اصان کے دس پرستے لکھونگا۔ پس عہد کے لوگوں سے گناہ کی معافی
اور نیا مزاج جس سے نہ صرف ظاہری بلکہ باطنی بدستی ہو ہم کو حاصل
ہو۔

جب ہم پُر حیا کی انجیل کو نقد غور سے پڑھتے ہیں تو یہ فائدہ حاصل
کرتے ہیں کہ ہمیشہ کی زندگی بن آدم کے اٹھائے جانے پر موقوف ہے۔
کلام نبی میں مذکور ہے کہ جس طرح سوئے نے سانپ کو جیادان میں لایا
پر چڑایا اسی طرح ضرور ہے کہ اہل آدم بھی اوس طرح چڑایا جائے گا۔

کوئی گمان لائے اس کے سبب سے ہمیشہ کی زندگی پائے۔ دیکھو
 انجیل پوچھا ۳ باب ۱۶ و آیات اور پھر انجیل مذکور کے ۱۲ باب کی ۳۳
 و ۳۴ آیات میں دیں لکھا ہے اور میں اگر زمین سے، و سنبھے پر چڑھایا
 جاؤنگا تو سب کو اپنے پاس کھینچوں گا اس لئے اس بات سے اشارہ کیا
 کہ میں کس موت سے مرے گا۔ پھر انجیل پوچھا ۱۰ باب ۱۱ آیت کو
 ملاحظہ کرو کہ جس میں خداوند فرماتا ہے: "حقاً چرواہا میں ہوں بد چچا چرواہا
 بھڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے" ۴

اس تحریر اور تقریر سے ثابت ہے کہ مسیح نے اپنی موت کے وسیلہ
 سے گناہ کی معافی اور ہمیشہ کی زندگی اپنی موت کے لئے حاصل کر لیا
 دہرائے کیا ۵

اس درس میں پاک کلام کی تمام شہادتیں لکھنے کے لئے وقت نہیں
 ہے۔ اس لئے ہم خداوند کی شہادت مذکورہ کو کفارہ کی بائیت اور اس کے
 مطالب کے لئے کافی سمجھ کر مندرجہ اٹھ کے تعلقات کو دریافت کر کے
 اعتراضوں کے حل کرنے کی کوشش کریں گے ۵

۱ ۲۔ خدا کے قانون اور انسان کی حکمرانی سے مسیح کا کفارہ کیا علو رکھتا ہے۔

یہاں کے پہلے خط کے سب کی سم آیت میں لکھا ہے جو وہی گناہ تھا
جسے وہ شریعت کی مخالفت کرتا ہے کیونکہ وہ شرع کی مخالفت ہی ہے اور
پوٹوس کے بیوں کے خط کے پتے ہیں کی آیت میں اس خط کی
بابت جو خیریت اور نہایت حق میں پیدا ہوا ہے کہ اس خط کا مطلب
اس باتوں کی ہم بندگی اور راستی پر اس سے کام لیا جاتا ہے
رسول نے انسانی گناہ کے بارے میں ملکہ اور عزم نہیں چھوڑا
اس نے خط مذکور کے باب میں عطا کیا کہ صرف یہ قوم کا پیروی
کے ساتھ اور میں۔ کیونکہ وہ نہ نے یا ہوئے کے لئے ہی شریعت
تیار فرمائی اور یہ عقلی شریعت کے جو ان کے دلوں کے لئے
آکا و کیا اور حقیقت میں یہ باتوں کی ہے۔ اور یہاں دوسرے
سید سے ان کو خط کرتا تھا پوٹوس کے کچھ دیگر خطوں میں
کی کہ اس کا قانون یا ثابت ہو کر یہ ہیں اور یہاں دوسرے
پتے ہی یہاں ہر اکا چکے میں کہ وہ سب نے جب نہ کہہ سکتے ہیں

منعہ ہے نہ کھانے کے اُس شخصیت جو ہمارے گناہوں کے باعث ہم
ہدائے خدا سے جدا تھا ہے جائیں اور نہ مطلق ہمارے گناہوں
کو معاف کرے۔

بہت لوگ بھانیت اور تعصب میں کفارہ کی بابت یہ مثال دیکھنے
میں کرکھا کہ بلا کفارہ ہمارے گناہوں کو رہنمائی نہ کر سکتا تھا۔ ہم اس کے
مقابلہ میں کہتے ہیں کہ خدا نے قارہ مطلق جو صفت جس کے بھی دشمن
ہے وہ کیونکہ اپنی نفس اور مرضی اور اپنے ہر صاف کے برخلاف کرنا
تھا ہرگز نہیں۔ بلکہ اُس کی شانِ بندگی کے خلاف ہے۔ اُس کی
شریعت کو اپنی رائے کی رائے اور فعل اور حکمت اور عقل کا اظہار ہے
کہ وہ مطلق القول اپنے قول پر موقوف ہے نہ مردان ہو سکتا ہے ؟
اُس سے ایسا ہونا محال ہے۔ بالعرض اگر کوئی دیوی حکم اُس مجرم کو
جوئی الحقیقت کسی جرم کا منہ ہوتا ہے یا نہ ہے۔ اُسے تو کیا تعذیب
اُس کو بے انصاف نہ کہنے بلکہ الہیہ ہرگز ہرگز اُس کو مسہل نہیں بلکہ اُن
فصل کے جو اُس سے غور میں آتا ہے کہ کیا کیونکہ وہ کلام کی ہی
کے روئے اور یہ کہ کلام کی محاکمہ کے لئے ہے تو ہم یہ خیال
کرنا چاہئے کہ تعذیب جو صفت حامل نہیں ہو سکتا ہے نہ مصروف ہے۔
بہت اُس دیوی حکم کے میں یہ سمجھیں ہیں باقی جائیں انصاف

مجسم چڑا کر خدا کی شریعت اور عدالت سے پوری پوری ممانعت رکھے۔
 اس سبب سے اُس کو اہل ہود میں اچھو اور انسانی نظام میں لازم اور نہایت
 بڑا کیونکہ اُس کو نہ صرف ہمارے گن گن کی ہزار اٹھائی پڑی بگڑے ہوئے
 کئی دوسرے کامیابی کا علاج کرنا اور ہمارے برے شہ نیت کا دعوے بھی پورے
 کرنا اُس کے ذمہ فرما تھا۔

آئنتہ مذکورہ کاریجہ کہ عصب سے پیدا ہوا اور پیدائش سے شریعت
 کا باعث بن چم کو تیسرے سوال کی طرف رجوع کرتا ہے۔

سہ کفارہ کے بارہ میں مسیح انسان کے ساتھ کیا علاقہ رکھتا ہے

دلکش مذکورہ ۱۰۹ سے ثابت ہوا کہ گن گنوں کے کفارہ دینے اور
 شریعت الہی کو پورا کرنے کے لئے مسیح مراد فی الحال یہ سوال لازم آتا
 ہے کہ کیا مسیح بالعموم ہمارے گن گنوں کے کفارہ دینے کا مستحق تھا یا
 نہیں؟ یہ سبواب اس کے جواب میں کے ۱۰ باب ۵ آئنتہ میں مذکور ہے کہ
 اس نے (یعنی خدا نے) اُس آئے والے جہاں کو جس کا ہر فرد کرتے ہیں
 زشتوں کے تابع نہیں کیا۔ ہمارے من گڑبہ و شغف کے اختیارات نہیں

نوکس کے اختیار میں ہے اور اس سوال کا جواب ان کی نیت میں ہے۔
 انسان کی یہ نیت جو اس کا حال کرتا ہے... تو اس کے دشمنوں
 پر بھی ہر کام کرتے رہ جائیں اس کے نزدیک مکرہ ہی... مگر ہم
 اب تک سب یہ نہیں اس کے تاج نہیں دیکھتے وہ وہ آیات -
 سب پر یہ دیکھتے کہ اس کے دشمنوں کو دیکھتے ہیں یہاں آیت ہے کہ
 میں جو دشمنوں سے کچھ ہی دیکھا گیا ہے ہنس رہا ہوں کہ جس نے صحت کا
 انکو سے کہہ دیا ہے اور وقت کا مانج پالا، انکو اس کے عقل سے وہ

ہر ایک آدمی کی خاطر ہوتا ہے۔ پہلے - ۹ آیت - درحقیقت میں شروع
 قتلہ اور وہ کامل رہا ہے کہ میں میں کچھ کا سٹا اور یہ طلب انکو کچھ
 پہنچا اور یہی مخلوقات کا یہ سب سے اگلی نام صرف الحقائق جو کہ کر لیا
 اور اس کے ساتھ ہی اس کی نسل بھی تین اس حدیث اس کے سب سے
 اور مذکور کو جو اسے دے کر گئے تھے پھر کچھ کر مشرف صحت دیکھا
 وہ اس کی بہت عرصہ نہایت میں داخل ہوتا تھا۔ یہ کس صحت سے
 اس صحت سے کہ وہ کچھ کے عقل سے سب آدمیوں کے لئے
 کا وہ پہلے وہی ہیں مخلوقات کا مانتا اور ہے۔ لہذا وہ انسان کا
 سرور مقرر ہے۔ وہ : صوفیہ ہمارے ہے مگر ہم سے ساتھ ہدف
 اور اب اسکی دیکھا ہے کہ جس کا ذکر جبرائیل کے صہب کی ۱۱ آیت میں ہے

جس نے کوپاک کہنے والا ہر ایک ہونے والے سب ایک ہی اصل
 ہے۔ یہی باعث وہ انہیں بھان کئے سے نہیں تو۔ تاہم ہر ایک
 کی حالت سرور کی مانند تھی۔ یہ کہ اس کو یہی مناسب تھا کہ جب
 بہت سے بیٹوں کو حلال میں داخل کرے تو ان کی بھات کے ہائی کر
 انہوں کے گھنٹے سے کال کرے۔ اس کا سبب اس کا کہ وہ
 اہانت میں لیں لکھا ہے۔ کیونکہ یہ سب عزتوں کا نہیں بلکہ انہوں
 کی سب کو ساتھ لیتا ہے۔ پس اس کو سب ان میں سے بھٹوڑ کا
 ہونا لازم ہوا تاکہ بہت سے کناموں کا کامیاب رہے کہ اس کے لئے
 ان خدایا کے خلق ہر کسی میں ایک رحمت اور پادشہ اور سلطان ہونا
 سب حلال اور تمام سے کسب یہ یہ کلاؤ مذکورہ کناموں سے ہے کہ
 نئے ہر لمحے کے متعلق مقولہ میں سے یہ ہوتا ہے کہ کفر وہ ہے جس کی
 نسبت وہ جہاں سے ہر انسان سے اور خاص میں کتب سے یعنی ہر ایک
 کے حق سے قطع رکھتا ہے۔ اب ہم آج کو ان تین دھنوں کا جو ایک دوسرے
 سے بیان میں کہ شہوتیں ہیں۔

دانیال اور وہ نہ ہے جو سب اوروں سے وسیع ہے۔ یہی اصل
 علم ذات کہ جس کا وہ خود دانش ہے چنانچہ ان کے عقائد میں مذکور
 ہے کہ ہر ایک کا ہر جہاں وہ کناموں کا ہونا ہے۔

دائرہ دوم جو ہفت خانہ ہذاں کے چھانچہ ہے۔ جسے انسان کو
پہننا ہے۔ اس کے ہر ترقی کے لئے موت کا مرد چھنا۔

دائرہ سوم۔ ہونا۔ تاسو سے پھرنا۔ کن کے اندر سے
پس سے ایک بار اور میں نہیں لیا۔ ہر پر میں ہونا جو ہوں کے
باب۔ انت میں ہونا ہے۔ اس کے پس سے اس کے دل کے سے بھی
کفارہ دیا۔

اور جو انہوں کے خد کے باب۔ و آیات میں ہونا۔ شہان
کھا ہے کہ اس نے ہلکی چوڑی کھڑی ہے۔ اس کے لیے
ستہ اس نے ہلکی ہے۔ اس کے ہلکی ہوں اور اس کے
کائنات ہر کوئی ہر کوئی وقت کے کلام سے ہنسی ہے۔
اگر ان باتوں کے ہلا کے ساتھ کلام کا سبب اب اس آتش
مقابلہ کریں اس میں کڑاں ہوں۔ ہر کوئی ہونا ہے۔ ہوں کے
جو ہوں کے لیے ہے۔ اس کے ہونا ہے۔ اس کے ہونا ہے۔ اس کے
جس کے سبب سے ہونا ہے۔ اس کے ہونا ہے۔ اس کے ہونا ہے۔
وہ ہونا ہے۔ اس کے ہونا ہے۔ اس کے ہونا ہے۔ اس کے ہونا ہے۔
کتاب یہ ہونا ہے۔ اس کے ہونا ہے۔ اس کے ہونا ہے۔ اس کے ہونا ہے۔
کافی ہوں سے۔ ہر کوئی ہونا ہے۔ اس کے ہونا ہے۔ اس کے ہونا ہے۔

اُن کو بتایا کہ آپ ۳ آیت میں سے ہر ایک پر کھتی ہے کہ ساری چیزیں
 اُس کے واسطے سے جو درجہ میں درکھیں پہلا آیت میں
 یہ اُن کو بتایا کہ اُن میں ساری چیزیں ہیں کی نہیں تھیں تھیں کی ہیں
 یا۔ کائنات اسی سے بنا ہے جس میں جو ہیں قائم رہتی ہیں۔ وہ حقیقت ہی
 ظہور کا اصل اور انسانیت کا پہلا اور اُن کے تمام ہے تو بہت
 ہے کہ وہ اس پر کائنات ہے کہ تمام حقیقت کے لئے کھدہ ہے
 ہر چیز میں ہر ساری شے سے اپنی ہی چیز ہے اُن نے اُن کے لئے
 پاک کھدہ کے واسطے سے کھدہ کی اور بہت کھدہ کل کائنات کے
 لئے کھدہ کی ہے جس سے ہر شے قائم رہتی ہے
 اُن کے لئے کہ کائنات اپنے آپ کو کھدہ کی ہے کہ اُن کے لئے کائنات
 میں ہر شے کھدہ کی ہے ہر شے کھدہ کی ہے ہر شے کھدہ کی ہے
 دوسرے ہر شے کو بنا جس سے کھدہ کی ہے دل سے اُن کی
 ذہن۔ اسی ہر شے کی کھدہ کی ہے کھدہ کے لئے کھدہ کی ہے
 ہر شے کھدہ کی ہے ہر شے کھدہ کی ہے ہر شے کھدہ کی ہے
 ہر شے کھدہ کی ہے ہر شے کھدہ کی ہے ہر شے کھدہ کی ہے
 ہر شے کھدہ کی ہے ہر شے کھدہ کی ہے ہر شے کھدہ کی ہے
 ہر شے کھدہ کی ہے ہر شے کھدہ کی ہے ہر شے کھدہ کی ہے

سبب اول سے شمس تھے تاکہ وہ نور کو مقدر نہ ہو۔ سبب ثانیہ الزام
 بنانا۔ پتہ سات مائے بزرگ سے بشر فیہ تمایان کی بیدار بقائم و پختہ
 اسے بجایا تو سب لوگوں کو معلوم ہو کہ وہ عین میں ایک ایسا لفظ
 استعمال میں آیا ہے جو صیح کے کفارہ دینے کی حقیقت کے لحاظ سے
 کمال مفیدیت و کبریا ہے۔ باب ۱۵۔ تشریح تشریح الہی مسکین
 ترجمہ حوالہ کو پرائی جنت سے بیٹے نور کوئی اس کے نزدیک شہد
 میں سے اس کے گھر سے پھر اس کے نور کو اس کو بت جس کے بھائی نے
 چپا چھڑا ہے۔

کلام نفی سے ظاہر ہے کہ چھڑائے وہاں تو جی رستہ دار ہونا چاہئے۔
 اس میں پہلے ذکر ہے کہ اپنے بھائی کی ملکیت کو نام ویر چھڑا ہے۔ اس
 کا نام جو رانی زبان میں گوئی فریاد و بت اور فعل چھڑا تبت مذکورہ عقد
 حاصل ہو گا کا ترجمہ ہے جو مصدر گوئی کا ہے۔ کتاب ثقت میں یہ دم
 چھڑا نے کی بابت مفصل طور سے لکھا ہے۔ بلکہ غائی مائی مساۃ نفوی کا
 رشتہ دار تھا اس نے اس نے نفوی کی یہ بیہوشی سے شادی کی اور
 اس کی میراث کو سبب اس قبیلے رشتہ داری کے چھڑایا اور اس کا
 گھر آباد کیا۔ علی بن الحقیص خداوند صبح بھی اس نے خود بشریت نمودار
 ہوا کہ ہمارے گوئی یعنی چھڑا نے والا رشتہ دار بنے۔ اسی قرینہ کے ذریعہ

۷۔ اہم ہم میں اور ہر اُس میں ہونے جو کہ وہ ہمارے لئے ہر تو ہم بھی اُس کے
 ساتھ رہے۔ اور جب وہ جی اٹھا تو ہم بھی اُس کے ساتھ جی اٹھے۔
 وہاں وہاں ہاٹت اُس کے نبوت کے لئے ہیں ہے کیونکہ جب ہم
 اُس کی موت کی مشابہت سے اُس کے ساتھ چوسنے کو دینے کے
 جی اٹھنے کی مشابہت سے بھی اُس کے ساتھ چوست ہو گئے ۔

۸۔ علاوہ ہمارے اور مسیح کے درمیان ہے یہ بے بنیاد نہیں بلکہ حقیقی
 اور لازوال ہے اس وجہ سے نہ صرف ہر سب سے بڑے ٹھہرتے بلکہ نے اذیت
 راستہ باز اور پاک صاف ہوتے ہیں خداوند مسیح کے کفارہ کے ساری تے
 جھپکے ہوئے غصہ الٹی کی کڑی دھوپ سے محفوظ رہ کر بچیں اور بھلائی سکتے
 ہیں ہم نہ صرف اُس کی موت سے بلکہ اُس کے زندہ ہونے سے رہا سباز
 محسوب کئے جاتے ہیں۔ اُس سب ان وجوہات کے قرائن ذکر کر رہ
 ذیل بالکل باطل ٹھہرتے ہیں اور وہ یہ ہیں :

۱۔ اعتراضِ اول۔ کہ مسیح کا چارے لائق نہ جانا خلافِ عقل ہے ۔

جواب ہم کہتے ہیں کہ یہ گڑبیس۔ بلکہ وہ چارہ اصل اور سرور پر دشاہ
 تہہ ہر اُس نے چنی رہا اس کے لئے سب ذائقہ اور اگر کہ انہیں چھپا رہا۔
 اُس نے ذائقہ کیا ڈالیا ہو کہ اُس کا اندیشہ دہنے میں اس خداوند ہم راگ درد
 کام کی جگہ محسوب ہو کہ اُس کو نیکو کار بنایا ۔ فیوں باب ۲۷، ۲۸

آیات ملاحظہ کرو •

اعتراض دوم۔ یہ انتظام حقیقی نہیں بلکہ بے بنیاد ہے •
 جواب۔ جیسا اعتراض کا خیال ہے فی الحقیقت آیا نہیں بلکہ جیسا
 مسیح میں اس قسم کا علاقہ ہے جیسا شیعہ کلاؤں اور عہد کا جسم میں سے •
 اعتراض سوم مسیح کے نیک اعمال کے سبب سے راستہ باز ٹھہرنا تو
 نیک اعمال کی ضرورت کا انکار ہے •

جواب۔ ہر گز نہیں کیا غلطی بالکل نادرست ہے۔ جبکہ افسیوں
 کے، بابا کی، آست میں صاف صاف لکھا ہے۔ کہو نگہ ہم اسی کی گارنٹی
 میں اور مسیح یسوع میں نیک کاموں کے واسطے مخلوق ہوئے جبکہ
خدا نے پہلے سے ہمارے کہنے کے لئے تیار کیا تھا۔ بوجہ سند مت
 مذکورہ کے نیکہ اعمال کا کرنا مسیح کے خریدے ہوئے لوگوں کے ذمہ
 فرض ہے •

لی! کجا غور کرنا چاہئے کہ مسیح انسان کے ساتھ ایسا علاقہ رکھتا
 ہے۔ تو کب تک نفسی غش ہے کہ وہ بحالت مجبور ہی مرا۔ ہتھیار شوال تم کو
 اس میں کے حصہ چھارم کی طرف متوجہ کرتا ہے •

۴۔ دربار اس کفارہ کے مسیح خود مختار تھا یا مجبور

اولاً ہم چند مضمونوں کے خیالات خود دربارہ کفارہ مسیح کے مختلف ازمے میں تبیین کرتے ہیں +

بعض کا گمان اس عقیدہ میں ہے کہ جب مسیح جہنم ہوا۔ موت کے تحت ہوا۔ کیونکہ موت شرط انسانیت ہے +

اور بعض کی یہ رائے ہے کہ وہ ہمارا شہید ہو کر موت کا مزدار ہوا۔ کیونکہ بالخصوص ہماری لڑائی دیکر اس کو رحم گن شرط شفاعت مٹتی + اور بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر مسیح مجبور ہو کر مرے تو اس کی اہمیت کئی رہی +

سے ناظرین درس ہذا۔ اگرچہ یہ غوالان مذکورہ لائق غور ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں کہ جب شہادت کلام الہی کے ن کار فح مدفع کرنا کچھ بحال نہیں بلکہ ممکن ہے چنانچہ ہم ان کے جواب کی طرف رجوع کرتے ہیں +

جواب اول۔ پہلے اس پر غور کرنا چاہئے کہ کیا موت شرط انسانیت ہے یا نہیں؟ ہم کہتے ہیں ہرگز نہیں بلکہ گنہگار کی مزدوری ہے لیکن مسیح گنہگار نہ تھی۔ بلکہ وہ کامل اور جدید انسان تھا۔ وہ گنہگار جہنم کی صورت

میں کھڑا تھا۔ دو بچوں کو آپ سے ملنے لگا تھا۔ ایک بچہ غنی بن
 رہا تھا۔ آج وہ شہر ہے۔ دوسرا بچہ ایک آئینہ خرید کر اپنے گھر
 کے چھتوں پر لٹا رہا تھا۔ ایک نوجوان نے ایک لڑکی کو دوسرے لڑکے سے
 چوری کر لیا تھا۔ آپ کو کتنیوں نے آپ کو ۴۵ روپے کی آیت چھوڑی
 تھی۔ آپ نے اسے کھرید کر اپنے گھر لے کر بیوی کو دیا تھا۔ آپ نے
 اس سے میری جان بچا۔ دارا نے اس کی سزا دی تھی۔ آپ نے اسے
 میری زندگی سے بچا تھا۔ آپ نے اس کے دل میں سچ سے نکال چکے تھے
 چاہتے ہیں کہ اس کے دل میں سچ سے نکال چکے تھے۔

۱۶ آیت ۱۶

جو آپ نے دیا ہے۔ بہت بڑی چیز ہے۔ آپ نے دیا ہے۔ آپ نے
 اس کے دل میں سچ سے نکال چکے تھے۔ آپ نے اس کے دل میں
 سچ سے نکال چکے تھے۔ آپ نے اس کے دل میں سچ سے نکال
 چکے تھے۔ آپ نے اس کے دل میں سچ سے نکال چکے تھے۔ آپ
 نے اس کے دل میں سچ سے نکال چکے تھے۔ آپ نے اس کے دل
 میں سچ سے نکال چکے تھے۔ آپ نے اس کے دل میں سچ سے
 نکال چکے تھے۔ آپ نے اس کے دل میں سچ سے نکال چکے تھے۔

مانند سردار کاہن بھی تھا۔

جواب پنچر۔ ہریت ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ بلاشبہ اُس کی موت بحالت مجبوری اُس کی اہمیت کے غل ہوئی۔ مگر خود اُس کے اقوال اور افعال جن کو اب ہم پیش کرتے ہیں سائل کے سوال کے بحال کی کامل دلیل ہیں۔

چنانچہ خود فراموشی کی اہل۔ باب ۱، اور آیات میں یہ فرمایا ہے۔ کہ آپ مجھ سے اس نے محبت رکھتا ہے کہ میں اپنی جان دیتا ہوں تاکہ اس پھرے لوں۔ کوئی اُسے مجھ سے چھوڑنا نہیں بلکہ میں اُسے آپ دیتا ہوں۔ مجھے اُس کے دیے کا بھی انحصار ہے اور میں نے پھر لینے کا بھی اختیار ہے۔ حکم میرے آپ سے مجھے ملا۔

اگر کوئی سائل یہ سنا کہ اسے کہ انسانی عدالت میں موصوم کا مجرم کے حوض میں مرتا ہے فصاحتی ہے۔ ہر مہم کی موت ہمارا کفارہ نہیں ہو سکتی۔ تو اس سوال کے رد کرنے کے لئے ہمارے سخت دہندہ کا قول مذکور۔ بس ہے۔

آلا تو یہ غور راجا جیٹے کہ کیا کوئی انسان اپنی جان پر اختیار رکھتا ہے۔ بڑبڑ نہیں۔ بلکہ کسی حکم کو بھی مجبور نہیں کہ کسی انسان کو اپنی جان کے اندر دینے کی اجازت دے۔ یا کوئی خود بخود دے سکے کہ نہ وہ

اُس نے پر دے یعنی اپنے جسم کو پھینک کر ہمارے واسطے حضور کی جگہ
دیکھو غبر تیوں کا خط: ۱۰: ۱۱-۱۲۔ اے مرید یہ اوندھ ہے۔ نہ گٹر وہ
اگر خدہ چاہے تو بوجھ۔ چہم کی طرف رجوع کرینگے +

۵۔ مسیح کا کفارہ کن کن وجوہات سے بیش قیمت اور بے نظیر ہے؟

اول۔ اس نے پہلے ہی بیان کر چیتے ہیں۔ کہ اُس کا کفارہ +
+ سبب اُس کی خود مختاری کے بیش قیمت اور بے نظیر ہے +
دوم۔ اُس کی تاجہ ری اور فرما بدوری چننا پنج جہانوں کے بادشاہ
کی وارثت سے + ایک مذکور ہے۔ اور پھر کہتا ہے کہ دیکھو میں آیا ہوں
تاکہ میری بدخبری پوری کروں... اُسی مرضی کے سبب ہم بیسویں مسیح کے
حسم کے ایک ہی ہا قدر ہن ہونے کے واسطے سے پاک کئے گئے ہیں...
لیکن یہ شخص ہمیشہ کے لئے نجات دہن ہوں گے اور اُن کی قربانی گزارا کر
خدا کی وہ حق طرف جانیٹھا +

سوم۔ اُس کی معصومیت کہ جس کی بابت جہان بیل، باب ۱۰: ۱۱-۱۲
میں لکھا ہے پاک اور بے باور یہ بزرگ ہوا درگشاہوں سے بچا اور

آسمانوں سے بلند ۛ

وہ چاند جو ترانی کی جتا تھا ہے داغ اور سیلے عیب ہوتا کھنا۔ اور
خاصکراؤں گن ہستہ سے بڑا ہوتا تھا کہ جس کے مٹانے کے لئے وہ سدھاتا
تھا۔ کئے بڑھتیاں سے خود کس منہ کے موقوف تھا۔ بگڑا۔ گڑھا سے
پاک تھا۔ یہ سب صفات دوسروں کے مزککب منہ کا پڑا ۛ

چھپکا دم۔ وہ آسمانوں سے بلند ہے۔ وہ جواب حال کے وقت کے
دینے بیٹھا ہے۔ لہذا اُس کی کثرت کے سبب سے اعلیٰ کا کفہ
بیش قیمت ہے۔ مسکین پتلا ہجری کافی کرانی نہیں۔ چن چن پرنال
کے سبب کی بہ آنت سے تھا بہت ہے۔ تو مسیح کا خون تو جس نے اپنے
قہر کو اذلی روح کے وسیلہ خدا کے لئے بے عیب ترانہ کر دیا۔
نہد سے دوس کو مردہ کا محل سے صرہ۔ ہی پاک کر دیا۔ کار تم رہے
کی صاف کردہ ۛ

ایضا پوکس بول کلیوں ۱۴۴: ۱۴۴ میں بیان کرتا ہے کہ جس کے
سبب ہمہ مخلص یعنی مٹا ہوں کی معافی حاصل ہوئی ہے۔ وہ
اندیکھے خدا کی صورت اور تہہ خفوت سے پہلے مولا ہے ۛ
اگر ہر نفس شخص میں خدا کی تجلیت اور حکمت اور قدرت اور عزت
سب بے حد ہو کر شامل ہوئیں۔ اور اُس لئے اپنا کو درون کیا تاکہ ہم

بھون کے غے لال قرانی ہو کہ ہم اُس کے پیش قیمت ہو سے ڈکا دے
چیلوں سے قریب سے گئے ۵

۶۔ مسیح کا قہار خدا باپ کے کیا علاقہ رکھتا ہے؟

ہم تو اول ہی قہار خدا و تعصیہ بیان کر چکے ہیں۔ کہاں ہیں اُس خدا
اپنی شریعت کو اُس کے لئے جہول نے اُس کی عدول تھی کی بنا نہیں
سکتا۔ لہذا بعضوں کے دلوں میں شک پیدا ہو کر آیا ہے کہ جہول کو
بمشکت سے یا نہیں۔ جواب اس سوال کا یہ ہے۔ اعرض کر وہ
اس شخص میں بیٹو، وہ قصہ ہوتا تو خدا ہی نہ اس صورت سے توی
کر سکتا۔ حالانکہ کلام لہی سے غلط ہے، نہ میں نے متوی کو کیا حد کر رہا
ہے چنانچہ میں اس شخص سے کہتا ہوں کہ خدا کے لئے کہتے رہتے اس لئے
اُن کو یہ نہیں آتا۔ بلکہ اُن سے سانپ کے سر کیلے کاواہ کیا۔ وہ اس
باعث سے بھر کر کے گناہ کو مع دیکھا۔ تا۔ روگنہ کے رستہ کرتے اور اپنی
شریت کو جہول جسکی تہہ سے ہر کلام اسی گواہ ہے کہ اُس نے حق بات
کی معافی مسیح کے دینے سے کی۔ چنانچہ میں یہ کہتا ہوں کہ خدا کے
۵ باب کی آیت میں مذکور ہے۔ اسی کو خدا نے مانگ، نہ میں نے تھوڑا
اپنے دینے، قصہ یہ کیا تا۔ اسرائیل کو وہی کو توفیق دے گا۔

کی مٹائی تھی۔

۱۰۔ جہر ٹوسٹ : ارض میں کھینچتے ہیں اگر خفا یا مصروفیت کے واسطے
 کے لگ دھبہ جیسا کہ نگاہ تو اس کو رحم اور کرہ نہیں پہنچا کر وہ ٹھیک
 لگا جاتا ہے۔ ہر علاج نہ ہوتے میں ہر طرح کی تختہ میں کے ہر بہت شدت میں
 یہ دونوں اس دلی جان اور موتہ آت میں ہیں جو یہ دیکھنے پتہ دیکھتا ہے
 ۱۱۔ انت میں لہوں نکلتا ہے۔ جو موتہ نہ کہہ کر ہے ہے وہ اس سے
 حاکم جوئی کر دے۔ اپنے اکلوتے بنے نوہ دنیا میں بھیجا ہوا کہ اس کے
 سب سے ذندہ بہا جان۔ جنت اس میں نہ پناہ دینے سے کہت
 کی کہ اس میں سے کہ اس سے موت نہت کی امان سے نہ جانے کے
 کھانے کے لئے اپنے پتہ کو تھوہ۔۔۔ سنہ ذہن طبع سے نہ پڑوئی
 قربانیوں سے کہ میں لوگ اپنے چوں بہ حالت بھری رات سے
 عرب کی۔ کہو کہ تیری قربانیاں جنت کے حلقہ میں کہ اس کے سچ
 سے یہی جنت تھی کہ اس کو رزق دیا گیا۔ وہ اسے نہ نفع نہ ہر ایک
 کو غلامی سے بھرنا کہ اپنی نہ دنی کو دین سے وہ وہ اس اور علم میں
 خلق ہو رہتہ تھے اس سے زیادہ تو ای نعمت دیا گیا ہے جیسا کہ
 دشمن نہیں ہو کر دست سے کہ اس لئے اپنے بیٹے ہی تو دیا گیا کہ ہر
 سب کی ہر سے ہو کر دیا۔ دیکھو روح نکال دیا اب وہ تانہ۔

صل میں اُس کی محبت ظاہر ہوئی اور یہ کلمہ گناہ کے مافیہ میں نہیں
 سنو۔ اپنے بیٹے کے محنت دینے میں اُس کی محبت ظاہر ہوئی۔ کروہ
 عاص ہو کر جو چاہے گا۔ اُس کی سرانجام دہی کو رائی دے۔ جس نے
 کہا کہ نہ درود کے اُس کے کہا۔ میں انہیں پائل کے قابو سے خیر

میں لوگو۔ میں انہیں موت سے بچاؤں گا۔ اسے موت بخیر ہی مری
 کہاں ہے۔ ہر سے پائل تیری پاکت میں۔ دیکھو بوسجی ہی کی
 کتاب باب ۱۱ آیت ۴

سبح کے کلمہ سے کہ محبت ایسی جلوہ گر ہوئی۔ اگر ہم اپنی برائی
 وہ شہدائی کو فراموش کریں۔ تو جب کامیاب ہوں۔ کہ کلمہ دیا اُسے
 کیونکہ قبول نہیں کرتی۔ انفریض کرند اور نہ مسیح صرف انسان ہی انسان
 ہوتا۔ اور اُس میں اُومیت نہ پائی جاتی تو لافک کہ خدا بہ کے س
 نفعاء پر لب لگا سکتے۔ کیونکہ ذرا۔ انسان کا وہ یہ جیس دے سکتے۔

کو نہ تے سب کے دینے سے اپنی صفیہ کا میل کرنا وہاں کی
 نصیبوں کو ان کے ذمے نہ لگایے کہ میں ۱۱ آیت ۴

مگر چش نے دشمنی کے مٹانے کے لئے بہت سے تے۔ بوقت کلام
 کی۔ نہ تو کسی پہن پہلے کے ساتھ محبت۔ چھوٹی۔ بہت صلیب پر اُسے
 رات تھاپا سہ پھیر کر مارا۔ اندیکھ و مارا۔ لیلی لیلی لہ شہدائی یعنی اسے

بیوسہ ہزار اسٹینہ سے سنا۔ تو نے مجھ کو یہاں پہنچا دیا۔ تیرگوں کو اپنے
 فصل کے دیکھنے کی ہر شت ڈر سکا۔ بکرا پانز بھیا۔ اور اُس نے اُسکی
 موت کا انجام یہ مناسب سمجھا کہ وہ اپنے جانے بھی اُسے بہت
 دیر بعد گھاہ راستے وہ نام پکھا۔ سب گھاس ت اٹھنے سے پہلے۔ پھر اُس کے
 ہاتھ پر ایک گھنٹے کے۔ خواہاں ہا سول کا رخوہ زسج پکا۔ خواہاں کا
 جو زمین کے نیچے ہیں اور خدا آپ کے چال کے لئے رہے۔ رہی اقرار
 کرے۔ دیکھو فلپس ۱ باب ۱۰، ۱۱، ۱۲

پہلے تو ہم یہ دیکھ چکے ہیں کہ کس نے اپنے آپ کو نہ کانا کر دیا
 وہ نہ تھا۔ دوم اُس نے خدا کی رُخ خربت کو اس طرح مستعد بنی
 بھٹی۔ اُس کے ملکوں کو پڑا کر کے خدا اُس کی رُخ کو تسلیم کر کے اُس کے
 دوا کو سے پُورے کئے۔ سو یہ کوئی یہ چاہا نہ نہیں بکریا ہے
 کیونکہ ہمارا بھائی اور پادشاہ اور پتہ ہے۔ ہمارے گری کی گری
 گوشت کا خوش مار دلا ہوا اُس نے کیا سو ہمارا ہوا۔ اور جیسا
 ہے وہی ہمارے ہونے میں چھپا رہا ہے۔ ہم نے دیکھ کر وہ ہم میں
 یہی تھا کہ ہم بھور اٹھا۔ ہر رُخ سے غور ہوتا تھا۔ کہ اُس
 کے لئے کیا ہے۔ ہر جان پر اس قدر اختیار تھا ہے۔ کہ اس قدر
 کوئی ملک نہیں نکلتا۔ ہمیں اُس کی زندگی و مرگ نہ رہی۔ نہ وہی

اور محبت اور مصلحتیت بلکہ اُس کی الوہیت کے سبب سے اُس کی
فرمانی کی بحد قیمت ہے۔ کہ جس سے وہ شمار لوگوں کے لئے کافی
کفارہ ہے +

۷ غریب و آخر کار کفارہ مسیح سے اس قدر اُنی محبت ظاہر ہوئی۔
کہ سنگدلوں کے دل پگھل جاتے ہیں۔ اور بدریہ مسیح در عثامت روح
القدس کے ہم جو باقی اور گناہ تھے، اُس کو آیا یعنی سے باپ
کہہ سکتے ہیں۔ اور اُس کی وہ خدمت جو پاک و شتوں سے ممکن نہیں
اُس کے تدوین جائے سلطنت میں یعنی آسمان پر او کر سکتے ہیں +

اب اُسی کو کہ جس نے ہم کو اس قدر پیارا اور محبت کی اور بدریہ اپنے
ہو کے ہمارے گناہوں کو دھو ڈالا۔ اور ہم کو بادشاہ اور کاہن خداوند
بننے باپ کا بتایا۔ جلال اور قدرت اُس کو اب تک ہے۔ آمین +

مرسالہ هذا اختتام رسید بفضل ربنا يسوع المسيح

کتاب روحانی

یاد محبوب۔ مینے بھر کے لئے ہر صبح و شام کے لئے
 دعا میں اور ملے تجھے رخصتہ ڈاکٹر میکڈ
 صاحبِ قصور تھے قطع - - -

کتابتیں و دعا کی تعلیم۔ از پادری ایڈیورس صاحب
عالم دعا کے اسرار کی کلید۔ چوتھے
بھروسہ ایک ایک سبق۔ بڑی تقطیع

طریق تسلیم از پدای ایشان مرے حاجت پیچی زندگی
بر چو در دس بڑی قطع - - -

مسیح کی پیروی - کیس صاحب کی مشہور کتاب کا
نیا ترجمہ - - - - -

مسیحی مسافر کا احوال - - - - - ایک روایتی روایت

مسیحی کا سفر (مذکورہ بالا کا حصہ اول ترمیم شدہ) - ۲۰۰۸ء

مسیحی کا سفر (ہر دوحہ ترمیم شدہ) ۱۴۰۰ ایک دہائی

چراغ کلام بر طبق حیات - - - - - ایک سو پچیس

جنگ مقدس ۱۰۰ صفحہ ۱۲ مجلد ۱۲

آگستین کے اقوال ۱۲۰ جلد ایک روپیہ

تعلیم و تبلیغ حصہ اول ۲

کامل ۱۲۰ جلد ایک روپیہ

فضل الہی - از سلطان الواعظین بابری چرین ص ۴

چرپائی زبور - خداوند کا پہاڑی وعظ مضمون پاری ۴

ایف بی مائر صاحب

انقلاب مسیحی ۱ جلد ۴

دل کی تبدیلی ۲

مسیح ابن اللہ ۲

مسیح کا جی اٹھنا

نور مسیحی (خداوند یسوع مسیح کا مختصر حوالہ) پانی

خلوتی دعا حقیقت عظمیٰ ہے ۶ پانی

روحانی قوت کے شرائط ۶ پانی

سائل ہو ۶ پانی

توبہ گراں بھی تو کر تو یہ باز ہے ۶ پانی

روح القدس کی بھرپوری ۳ پانی

یسوع کا کوڑے کھانا اور ہمارا شفا پانا ۶ پانی

And this is life eternal, that they might know you the only true God, and Jesus Christ, whom you have sent. (John 17:3)

Dear Brothers and Sisters in Christ,

We greet you in the name of our redeemer Lord Jesus Christ, The religious situation in Pakistan is known to the world, It is the dire need of the day to provide religious plus academic education to all and especially the young generation to face future challenges. We are by God's good grace and providence, in possession of old Urdu Christian literature written by our forefathers and scholars in faith, who were giants in their respective fields and piety, who sought to strengthen the Christian Indo-Pak Church in their respective day through the means of writing theological and apologetical treatises on different religious topics from the viewpoint of Christianity, This literature unfortunately as we know is literally extinct and hard to find anywhere, But we have decided to supply this lack through the means of reprinting these books again in Hard Book format for anybody who is interested in the study and defence of the word of God, This literature is extremely useful for local pastor's and preachers of the native church for expounding the word of God to those who are committed to their care, It is equally true that we are in shortage of resources to get all of the books printed that we currently have,

But we will reprint books on demand and will charge an appropriate fee to cover our basic expenses for that particular book or set of books..

For the fulfillment of this divine mission, we most urgently require your cooperation and support especially through your prayers, If in case you happen to have such literature and wish to distribute it to those shepherds in need, you can contact us directly through the mails given below, Your emotional and financial support will make this impossible task possible, We also have our book list of these old books from which you can choose for yourself which book you are looking forward to read.. May God in Jesus Christ pour out his abundant mercies upon you all.

Yours In Christ,

Evg. Yousaf Masih (founder)

Rev. Michael Joseph...cscentrkr@gmail.com

Evg. Joy Jacob ...adrxdesigner@gmail.com